السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تمباکو کی تجارت کے روپئے سے مسجد بنوائی اوراس میں نماز پڑھی از شرع جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں توکیا مسجد منہدم کردی جائے؟ جواب مدلل اور محکم ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرے نزدیک تمباکو کی تجارت مکروہ اور ممنوع ہے، اس لیے اس کی تجارت سے حاصل شدہ روپیہ غیر طیب ہوگا۔ پس ایسی غیر طیب کمائی سے مسجد تعمیر نہ کرائی جائے۔ لیکن اگر لاعلمی اور مسئلہ سے ناواقفی کی وجہ سے ایسے غیر طیب روپے سے مسجد بنائی گئی ہو، یا اپنی تحقیق میں تمباکو کے استعمال اور اس کی تجارت کے غیر مکروہ ہونے کی بناء پر، اس کی تجارت کی کمائی کو حلال وطیب سمجھ کر اس کمائی سے مسجد بنوائی گئی ہو۔ تو اس مسجد کے ڈھانے ومنہدم کرنے کی ضرورت نہیں، ایسی مسجد میں میرے نزدیک نماز جائز اور درست ہوگی نمازیوں کی نماز ہوجائے گی ہاں مسجد تعمیر کرانے والوں کو تعمیر مسجد سے ثواب نہیں ملے گا ''الان اللہ طیب لایقبل إلا الطیب،،(بخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب 3/113، مسلم کتاب الزکاۃ باب قبول الصدقۃ من کسب طیب (1015)2/703).

امور مندرجہ ذیل پر مکرر سہ مکرر غور کریں:

تمباکو کی حرمت وکراہت پر علماء کا اتفاق نہیں، اگر ایک گروہ اس کو حرام وممنوع قرار دیتا ہے۔ تو دوسرا گروہ اس کو صرف مکروہ کہتا ہے اور اس سے اجتناب کو فقط اولیٰ قرار دیتا ہے۔ والیہ ذہب شیخ مشائخنا العلامۃ سید(1) الاتقیاء الحافظ عبداللہ الغازیفوری رحمہ اللہ تعالی، اور تیسرا گروہ بلاکراہت حلال جانتا ہے وعلیہ أکثر علماء أہل الحدیث فی زماننا، ان دونوں گروہوں کے نزدیک اس کی تجارت جائز اور اس کی آمدنی وکمائی حلال ہوگی جس سے تعمیر مسجد درست اور جائز بلکہ موجب ثواب وباعث اجر ہوگی، اتنا شدید اختلاف ہو۔۔۔۔ مختلف فیہ کمائی سے تعمیر کردہ مسجد کا منہدم ومسمار کرادینا بے محل تشدد ہے، کسی چیز کے بارے میں علماء کا اختلاف معاملہ کو نوعیت کو خفیف اور ہلکا کردیتا ہے۔

عندالحنفیہ بحری جانوروں میں صرف مچھلی کا کھانا حلال ہے باقی حرام وممنوع ومکروہ ہے اور دیگر دوسرے ائمہ کے نزدیک دوسرے حیوانات بحریہ بھی کھانے جائز ہیں ان کی تجارت بھی مباح اور درست ہے جس سے تعمیر مسجد وغیرہ درست ہے، لیکن علمائے حنفیہ ایسی کمائی سے تعمیر کردہ مسجد کے انہدام کا فتویٰ نہیں دیتے، امام اسحاق بن راہویہ کے نزدیک تسمیۃ الوضوء اواجب ہے لیکن اگر کوئی شخص عندالوضوء بسم اللہ علی وجہ التاویل چھوڑ دے تو ان کے نزدیک وضو کافی ہوجائے گا، سورہ فاتحہ پڑھنی مقتدی پر فرض ہے لیکن ہم حنفیہ کی نمازوں کو ان کے متاول ہونے کی وجہ سے باطل کہتے ہوئے ان کو تارک صلوۃ نہیں کہتے، ولہذا أمثال ونظائر کثیرۃ لا تخفی لمن لہ ادنی تامل.

یہ کمائی رنڈی اور سود خواری کی کمائی سے بری نہیں ہے، اور اگر رنڈی یا سود خوار یا ہیجڑا، اجرت زنا یا سودی روپئے یا تخنث کی کمائی سے مسجد تعمیر کرادیں تو اس میں نماز جائز ہے کما صرح بہ شیخ مشائخنا الحافظ العلامۃ الغازیفوری فی(2) مجموعۃ فتاواہ القلمیۃ اور اس کے منہدم ومسمار کرنے کی ضرورت نہیں کما صرح بہ شیخ مشائخنا الامام السید نذیر حسین الدہلوی فی فتاواہ المطبوعۃ، پس تمباکو کی تجارت سے حاصل شدہ روپے سے تعمیر شدہ مسجد میں بھی نماز جائز ہوگی۔

ارشاد ہے: ''جلعت لی الأرض مسجد وطہورا،، (بخاری کتاب الصلاۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلعت لی الارض مسجدا وطہورا 1/113) اس حدیث کا عموم چاہتا ہے مسجد مبحوث عنہ میں مسجد میں نماز جائز ہو، (3) بالخصوص جبکہ ایسی مسجد ان مقامات ومساجد میں داخل نہیں جن میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے ''عَنِ ابنِ عُمَرَ، أنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَہَی أن یُصَلَّی فِی سَبْعَۃِ مَوَاطِنَ: فِی الْمَزْبَلَۃِ، وَالمجزرَۃِ، وَالْمَقْبَرَۃِ، وَقَارِعَۃِ الطَّرِیقِ، وَفِی الحَمّامِ، وَفِی مَعَاطِنِ الإبِلِ، وَفَوقَ ظَہرِ بَیْتِ اللّٰہِ،، (ترمذی ابن ماجہ – ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی کراہیۃ مایصلی إلیہ وفیہ (346)2/178، وابن ماجہ کتاب المساجد باب المواضع التی تکرہ فیہا الصلاۃ (746)1/ 246).

قال الشوکانی: ''وَاعْلَمْ أنَّ الْقَائِلِینَ بِصِحَّۃِ الصَّلَاۃِ فِی ہٰذِہِ الْمَوَاطِنِ أوْفِی أکْثَرِہَا تَمَسَّکُوا فِی الْمَوَاطِنِ الَّتِی صَحَّتْ أحَادِیثُہَا بِأحَادِیثَ: «لَیْنَمَا أدْرَکَتْکَ الصَّلَاۃُ فَصَلِّ» وَنَحْوِہَا وَجَعَلُوہَا قَرِینَۃً قَاضِیَۃً بِصِحَّۃِ تَأوِیلِ الْأحَادِیثِ الْقَاضِیَۃِ بِعَدَمِ الصِّحَّۃِ وَقَدْ عَرَّفْنَاکَ أنَّ أحَادِیثَ النَّہْیِ عَنِ الْمَقْبَرَۃِ وَالْحَمَّامِ وَنَحْوِہِمَا خَاصَّۃً فَتُبْنَی الْعَامَّۃُ عَلَیْہَا وَتَمَسَّکُوا فِی الْمَوَاطِنِ الَّتِی لَمْ تَصِحَّ أحَادِیثُہَا بِالْقَدْحِ فِیہَا لِعَدَمِ التَّعَبُّدِ بِمَا لَمْ یَصِحَّ، وَکِفَایَۃِ الْبَرَاءَۃِ الْأصْلِیَّۃِ حَتَّی یَقُومَ دَلِیلٌ صَحِیحٌ یُنْقَلُ عَنْہَا لَا سِیَّمَا بَعْدَ وُرُودِ عُمُومَاتٍ قَاضِیَۃٍ بِأنَّ کُلَّ مَوْطِنٍ مِنْ مَوَاطِنِ الْأرْضِ مَسْجِدٌ تَصِحُّ الصَّلَاۃُ فِیہِ، وَہٰذَا مُتَمَسَّکٌ صَحِیحٌ لَا بُدَّ مِنْہُ،، (نیل الاوطار 2/144) انتہی.

اس استدلال کی رو سے ثابت ہوا کہ مسجد متنازع فیہ ومبحوث عنہ میں بوجہ اس کے کسی حدیث صحیح صریح سے ممنوع نہ ہونے کے نماز جائز ہے۔

ارض مغصوبہ میں تعمیر مسجد درست نہیں لیکن نماز اس میں جائز ہے، ''الصلوۃ فی الارض المغصوبۃ جائزۃ ولکن یعاقب بظلمہ، فما کان بینہ وبین اللہ یثاب، وما کان بینہ وبین العباد یعاقب، کذافی ''مختار الفتاوی، قال ابو یوسف: إذا غصب أرضا فبنی فیہا مسجدا(4) اوحماما اوحانوتا، فلا بأس بالصلوۃ فی المسجد،، (عالمگیری)، وفی شرح المنیۃ للحلبی: ''بنی مسجدا فی أرض غصب لابأس بالصلوۃ فیہ، (ردالمحتار لابن عابدین الشامی).

قلت: فہکذا لایجوز بناء المساجد بکسب التنباک وغیرہ من المفترات والمسکرات، لکن لو بنی احد بذلک الکسب مسجدا، لانقول ببطلان الصلوۃ فیہ.

(5) قبول بمعنی صحت یعنی : براء ۃ ذمہ وسقوط اور قبول بمعنی ترتب ثواب میں تلازم نہیں ہے ۔ یعنی : براء ۃ ذمہ ترتب ثواب کو مستلزم نہیں ہے کما یدل علیہ حدیث عدم قبول صلوۃ العبد الآبق پس حدیث ''اِن اللہ طیب لایقبل اِلا الطیب ''، کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ پاکیزہ وحلال کمائی کو قبول کرتا ہے یعنی : جائز اور مباح کمائی سے تصدق اور وقف وخیرات پر ثواب عنایت فرماتا ہے ، غیر حلال پر ثواب نہیں بخشتا ۔ اس حدیث سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ غیر حلال کمائی سے خیرات صدقہ کرنے والے کو اس صدقہ کا ثواب نہیں ملے گا ، غیر حلال کمائی سے صدقہ کرنے کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی اور نہ ایسی کمائی سے خریدی ہوئی موقوفہ مسجد میں نماز کی ممانعت ثابت ہوتی ہے ۔

(6) ایسی غیر طیب کمائی سے مسجد تعمیر کرنی مسجد بنانے والے کا اپنا فعل ہے ، اس کا یہ فعل حدیث مذکورہ سے غیر صحیح وغیر مقبول ہو تو ہو ، دیگر نمازیوں کا اپنا فعل یعنی اداء صلوۃ فی المسجد المذکور کیوں کر غیر مقبول وغیر صحیح ہوگا ،جب کہ یہ دونوں فعل دو مختلف اشخاص کے ہیں ۔ ارشاد ہے : '' وَلاتَزِرُ وازِرَةٌ وِزرَ اُخریٰ ..... لأنعام ١٦٤

(7) مسجد دراصل وہ زمین ہے : جو مسجد کے نام سے بغرض حفاظت ، چہار دیواری کے ذریعہ گھیر دی جاتی ہے ، پس اگر زمین حلال وطیب کمائی سے خریدی جائے اور دیواریں وچھت وغیرہ غیر طیب سے بنائی جائیں ، تو ایسی زمین (مسجد) میں اس کی دیواروں اور چھت کے غیر طیب کمائی سے تعمیر ہونے سے باعث نماز کیوں درست نہیں ہوگی ؟ جب کہ زمین جو اصل مسجد ہے حلال کمائی سے خریدی گئی ہے ، پس مسجد مجوث عنہ کی زمین اگر تمبا کو کو تجارت کے علاوہ کسی اور حلال کمائی کی ہے تو اس میں تو نماز بلاشبہ جائز ہونی چاہیے ۔

(8) کسی معتبر شرعی دلیل سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ نفس جواز صلوۃ کے لیے محل صلوۃ کا طیب وحلال کمائی سے ہونا ضروری ہے ۔ کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرستہ داالحدیث الرحمانیہ بدہلی

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 187

محدث فتویٰ